بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ۔(النحل:۱۲۵)

ترجمہ۔اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو (کنزالایمان)

جلد ۱ شمارہ ۱

محرم الحرام 1446ھ جولائی 2024ء

بہ غرض اصلاح اور طلبا و طالبات اَزہری آن لائن درس نظامی کورس کے لئے دعاؤں کی گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے

مدیر

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری

قاہرہ مصر

جلد نمبر:۱، شمارہ نمبر:۱ جولائی ۲۰۲۴ء

قیمت : آپ کا مطالعہ اور تبصرہ

کمپوٹر کمپوزنگ : اختر حسین برکاتی

فون نمبر:
9681746810

بہ غرض اصلاح اور طلبا و طالبات آزہری آن لائن درس نظامی کورس کے لئے دعاؤں کی گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے

اداریہ

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری قاہرہ مصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج سے چند سال پہلے (Corona) جیسی مہلک اور خطرناک بیماری نے پوری دنیا کو متاثر کر کے رکھ دیا تھا۔ جس کے نتیجے میں انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات میں بہت سی تبدیلیاں ہوئیں، جہاں زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا تھا وہیں بالخصوص درس وتدریس اور تعلیم وتعلم کے حوالے سے کافی خسارہ ہوا مگر ضرورت کے پیش نظر ہر کسی نے مختلف طریقہ کار کو استعمال کر کے حتی المقدور نسل نو کی تعلیم پر توجہ دینے کی بھرپور کوشش کی۔ راقم الحروف اس زمانے میں **ازہر شریف قاہرہ مصر** میں ہی موجود تھا اور اس ضرورت اور کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کر رہا تھا۔

لہٰذا والد گرامی اور دیگر مخیرین حضرات کے سامنے تجویز رکھی کہ آن لائن درس نظامی کا آغاز کیا جائے تا کہ گھر میں رہ کر خود بھی علم دین کی خدمت کی سعادت حاصل کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ ملت کے خواتین وحضرات بھی دینی تعلیم سے آراستہ ہو کر اپنی دنیا وعقبیٰ کو آراستہ کر لیں۔

لہٰذا والد گرامی کی دعاؤں اور توجہات سے **"ازہری آن لائن درس نظامی"** کی بنیاد رکھی گئی اور یہ سلسلہ باقاعدہ شروع ہو گیا۔ ابتدا میں کافی دشواریاں بھی پیش آئیں مگر ہمت مرداں مدد خدا کے جذبہ خیر سگالی نے ثابت قدم رکھا اور ہم نے اپنے اس سفر کو جاری رکھا۔ چنانچہ اللہ کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے اس سفر میں لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بڑھتا چلا گیا اور ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے کثیر تعداد میں تشنگان علوم ومعرفت نے اس کورس میں شرکت کی۔

ہم نے اپنے مرتبہ نظام تعلیم میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا کہ ہمارا کورس آسان سے آسان طریقے پر ہو تا کہ مدرسین کو آن لائن پڑھانے اور طلبہ کو سمجھنے میں دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ الحمد للہ اسی منہج پر ہمارا کام جاری وساری ہے۔ جس کے شاہد ہمارے طلبہ خود ہیں۔

ابتدائی ایک سال تک راقم الحروف نے اکیلے ہی چند طلبہ وطالبات کو پڑھانے کا اہتمام کیا۔ یہ مرحلہ کئی وجوہات سے دشوار گزار تھا۔ اول تو یہ کہ آن لائن پڑھنے یا پڑھانے کا زیادہ تجربہ نہیں تھا۔ ثانیاً انٹرنیٹ کی پریشانی اور ثالثاً وقت کا نظم وضبط، کیوں کہ مصر کی توقیت ہندوستان سے ساڑھے تین گھنٹے پہلے ہے اور ہمارے بعض طلبہ وہ تھے جنہیں ہندوستانی وقت کے مطابق صرف صبح کے وقت ہی پڑھنے کا موقع ملتا تھا۔ لہٰذا راقم الحروف نے عزم مصمم کی کہ اپنی اس خدمت کو انجام دینے میں اگر ساری رات بھی صرف ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ گویا ایک جنون تھا جس کو انجام تک پہنچانا ہی ایک واحد مقصد تھا۔ اسی عزم، حوصلے اور نیت صادق کا ہی اثر ہے کہ **الحمد للہ آج سینکڑوں کی تعداد میں طلبہ ہم سے وابستہ ہیں اور ان کی تدریس کے لئے ایک سے زائد ماہر اساتذہ بھی ہیں جو طلبہ کے مناسب اوقات کے حساب سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔** ہمارے اس کورس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہم نے صرف کتب خوانی اور ورق گردانی پر ہی زور نہیں دیا ایک ایک طلبہ پر خصوصی توجہ دے کر ان کو مزین کیا ہے اور

ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ابتدا ہی سے ہماری یہ کوشش ہے کہ تعلیم وتعلم کے ساتھ ہمارے طلبہ کی دینی تربیت بھی ہوتی رہے جس کے لئے ہفتہ میں ایک بار تقریر ونعت اور اسلامی معلومات پر مشتمل مسابقے منعقد کرتے ہیں اور سال بھر میں مختلف مواقع پر سالانہ اجلاس اور مسابقہ جات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے جس میں طلبہ کو انعامات کے علاوہ اعزازی اسناد بھی دی جاتی ہیں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور مزید علم دین سے رغبت پیدا ہو۔اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب ہم نے طلبہ کی علمی وفکری اور دینی و دعوتی بیداری کے پیش نظر "ماہنامہ المختار" شائع کرنے کا ارادہ کیا جس کا پہلا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر ہے اور ان شاء اللہ ہر ماہ تسلسل کے ساتھ اشاعت پذیر ہوکر منظر عام پر آئے گا۔

اس ماہانہ کو میں اپنے والد محترم کے نام سے موسوم کرتا ہوں کیونکہ جب میں گیارہ بارہ سال کی عمر کا تھا تب دلِ ناداں میں عالم بننے کا شوق ابھرا تھا۔والد گرامی مفتی محمد مختار عالم رضوی حفظہ اللہ اور دوسرے علمائے کرام کو دینی خدمات انجام دیتے دیکھا کرتا تو دل مضطر میں آرزوئیں مچلنے لگتی۔ چوں کی عالم بننا بھی معمولی بات نہ تھی۔ یہ تو وہی خوش نصیب ہوتے ہیں جو مَنۡ یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیراً یُفَقِّہُ فِی الدِّینِ (ترجمہ: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔متفق علیہ) کا مصداق ہوا کرتے ہیں۔اور آخر کار باری تعالیٰ کی رحمتیں ساتھ رہیں۔ہمارے آقا کی نگاہ ناز اٹھتی رہی، اعلیٰ حضرت کے نام کی برکتیں تھیں، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مریدانہ نسبتیں تھیں، والدین کریمین کی بے پناہ شفقتیں اور دعائیں ساتھ تھیں کہ مجھے عالمی شہرت یافتہ دنیا کی عظیم وقدیم ترین یونیورسٹی جامعۃ الأزہر قاہرہ، مصر میں علمی پیاس بجھانے کا موقع ملا۔اور آج جو بھی ہوں والد گرامی کی وجہ سے ہوں۔

اخیر میں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اس پہلے شمارے میں بہت سے اہل خیر ومحب حضرات نے قدم قدم پر ہماری معاونت کی ساتھ ہی ازہری آن لائن کی طالبات نے مضامین کے ساتھ دیگر بہت سی چیزوں میں تعاون کیا۔بہر حال میں سب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ میں اپنے عزیز دوست مولانا اختر حسین برکاتی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے اس شمارہ کے مواد کو ٹائپ کرنے، ڈیزائن بنانے اور ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ شائع کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اسی علمی و دینی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کو آخرت کا ذریعہ بنائے۔آمین یا رب العالمین۔

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری

قاہرہ مصر

چہل حدیث

ناز فاطمہ (سال پنجم فضیلت) کمرہٹی

۱) اَلْعِلْمُ نُوْرٌ — علم روشنی ہے۔

۲) اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ — صبر اجالا ہے۔

۳) اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ — مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

۴) اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ — دین خیر خواہی کا نام ہے۔

۵) اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ — روزہ ڈھال ہے۔

۶) نَظِّفُوْا اَفْنَاءَ كُمْ — اپنا صحن صاف رکھو۔

۷) مَنْ صَمَتَ نَجٰی — جو چپ رہا نجات پائی۔

۸) مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ — جو کسی پر ہنسے گا قیامت کے دن اس پر ہنسا جائے گا۔

۹) اَلْمُؤْمِنُ لَا يَكْذِبُ — مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔

۱۰) اَلدِّيْنُ يُسْرٌ — دین آسان ہے۔

۱۱) اَلْعَيْنُ حَقٌّ — نظر لگنا سچ ہے۔

۱۲) اَلصِّرَاطُ حَقٌّ — پل صراط سے گزرنا حق ہے

۱۳) اَلسُّوَالُ ذُلٌّ — مانگنا بری چیز ہے۔

۱۴) اِحْفَظْ لِسَانَكَ — اپنی زبان کی حفاظت کر۔

۱۵) لِلْجَارِ حَقٌّ — پڑوسی کا تم پر حق ہے۔

۱۶) اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ — جیسے تمہارے عمل ویسے تمہارے حاکم۔

۱۷) اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ — جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔

۱۸) تَهَادَوْا تَحَابُّوْا — ہدیہ لیتے دیتے رہو محبوب ہو جاؤ گے۔

۱۹) لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ — میرے صحابہ کو برا مت کہو۔

۲۰) اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ — مظلوم کی ہائے سے بچو۔

۲۱) اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا — سلام کو عام کرو محفوظ ہو جاؤ گے

۲۲) اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ — تہمت کی جگہ سے بچو۔

۲۳) مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا — دھوکے باز مجھ سے نہیں۔

۲۴) اَلزِّنَا يُوْرِثُ الْفَقْرَ — زنا غربت کو بڑھاتا ہے۔

۲۵) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ — رشتہ ناطہ توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۶) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ — مسلمان مسلمان کا آئنہ ہے،

۲۷) لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ — موت کی تمنا نہ کرو۔

۲۸) بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً — دین کے متعلق اگر کوئی بات معلوم ہو تو دوسروں تک پہنچادو۔

۲۹) اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ — شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔

۳۰) وَالِدَاكَ جَنَّتُكَ اَوْنَارَكَ — ماں باپ تمہارے لئے جنت ہیں یا جہنم ہیں۔

۳۱) عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ — قبر کا عذاب سچ ہے۔

۳۲) اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْعَلَيْكَ — قرآن تمہارے حق میں گواہی دیگا یا تمہارے خلاف۔

۳۳) اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا — چغل خوری زنا سے بھی زیادہ بری چیز ہے۔

۳۴) قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

۳۵)سُؤرُ الْمُؤمِنِ شِفَاءٌ   مومن کا جھوٹا شفاء ہے۔

۳۶)مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

جو کسی پر رحم نہ کرے گا اس پر قیامت کے دن رحم نہ کیا جائیگا۔

۳۷)اَلْإِسْلَامُ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى

اسلام غالب ہونے کے لئے آیا ہے مغلوب ہونے کے لئے نہیں۔

۳۸)لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُ كُمْ قَائِماً

تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرے۔

۳۹)اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جہاد قیامت تک چلتا رہے گا۔

۴۰)سِبَابُ الْمُؤمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

مومن کو برا کہنا فسق ہے اور اس کو ناحق مار ڈالنا کفر ہے۔

روحی خاتون (سال سوم) جھارکھنڈ

یہ شمارہ آپ کو کیسا لگا؟

”ماہنامہ المختار“ ہماری اور ازہری آن لائن درس نظامی کورس میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔ ہم اپنی اس کوشش میں کتنے کامیاب ہیں۔ براہ کرم ہمیں واٹسپ ایپ پر اپنی رائے سے مطلع کریں۔

یہ شمارہ بہت ہی کم وقت میں سامنے آیا ہے۔ اس لئے یقیناً کہیں نہ کہیں کچھ خامی رہ گئی ہوگی۔ اس شمارے میں اگر کوئی بات خلاف واقع یا قابل گرفت شائع ہو تو اہل علم اس کی جانب ہمیں متوجہ کریں۔ ہم آپ کے سراپا سپاس ہوں گے۔   رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا (سورہ البقرہ 286)

ادارہ

مذہب اسلام کی عظمت وحقانیت اوراس سے ہماری دوری اور دین کی تبلیغ واشاعت میں خواتین کا کردار

از ام الحسنات (سال پنجم فضیلت) گیابہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمت اسلام: ۔مذہب اسلام کی عظمت وحقانیت بھلا مجھ جیسوں سے کیا بیاں ہو سکے بس رب کریم کی توفیق اور سرکار دو عالم ﷺ کے فضل و کرم سے کچھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

مذہب اسلام خدا کا وہ پسندیدہ مذہب ہے جسے قبول کئے بغیر کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں قبول ہی نہیں۔

اور یہ تو وہ مذہب ہے جس نے ہمیں زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ یہاں تک کہ اٹھنے، بیٹھنے، کھانے، پینے اور سونے تک کہ آداب سکھائے۔ یہ مذہب ہمیں حسنِ سلوک اور امن وسلامتی کا درس دیتا ہے۔ اور ہمارے مذہب نے انسانوں کے علاوہ جانوروں کے بھی حقوق بتائے۔

اور ہمارا مذہبِ اسلام تو وہ پیارا مذہب ہے جسکے بارے میں خود رب کریم اپنی کتاب قرآن مجید وفرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹) ترجمہ: ۔بے شک دین اسلام اللہ کا پیارا دین ہے۔

اور یہ دین پیارا کیوں نہ ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور ﷺ کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور اس پیارے دین کو چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب قرآنِ مجید نازل فرمایا۔ ہم سب کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب دیا تو بے مثال۔ دین اسلام عطا کیا تو بے مثال۔ اپنے محبوب کا خاندان دیا تو بے مثال۔ صحابۂ کرام کی جماعت دیا تو بے مثال۔ جنتی عورتوں کی سردار اور قیامت تک مومن عورتوں کے لئے نمونہ حضرت فاطمۃ الزہراء کو عطا فرمایا تو بے مثال۔ یہ تو کسی پر مخفی نہیں کہ اسلام سے پہلے دنیا کا کیا حال تھا۔ ہر برائی عام تھی قتل وغارت گری کا زمانہ تھا۔ بُت، سورج، سمندر، انسان اور بے شمار چیزوں کی پوجا کی جارہی تھی۔ ظالم وجابر کی حکومت تھی۔ یعنی ہر طرف ظلم ہی ظلم، خوف ہی خوف، تاریکی ہی تاریکی، دہشت ہی دہشت، غریبوں، کمزوروں، یتیموں کا جینا مشکل تھا۔ خاص طور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ بیواؤں کو گھر سے باہر نکال دیا جاتا تھا لیکن جب بانیٔ اسلام آقا ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو بچیوں اور عورتوں کے متعلق زمانۂ جاہلیت کے جاہلانہ، قاتلانہ، رسم ورواج کا خاتمہ فرما کر زمیں دوز کر دیا۔ اور آپ تمام غم زدوں کے غم گسار اور بے سہاوں کے سہارا بن کر تشریف لائے۔ اسلئے تو کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

نوح کو بھی موج طوفاں سے کنارا مل گیا
حضرت موسیٰ کو لطفِ نظارا مل گیا
الغرض ہر بے چارے کو چارا مل گیا
ہم غریبوں کو محمد ﷺ کا سہارا مل گیا

عیاں راچہ بیاں ! یہ تو پوری دنیا پر سورج کی طرح روشن ہے کہ بچیوں کو زندگی دیا اسلام نے ۔ بیوہ عورتوں کو وقار دیا اسلام نے ۔ بیویوں کو عزت دیا اسلام نے ۔ پردہ کے ذریعہ حفاظت اور عزت دیا اسلام نے ۔ دنیا کے کسی مذہب میں ایسی نظیر نہیں مل سکتی جو مثال اور جو روشنی مذہب اسلام نے دیا ہے ۔

مذہب اسلام سے دوری ۔ مذہبِ اسلام نے ہمیں اتنی آزادیاں فراہم کیں ۔ نظامِ حیات عطا فرمایا لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم پھر بھی مذہب اسلام سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں ۔ اور مذہب اسلام ہمیں جس چیز کا حکم دیتا ہے ہم تو اس کے برخلاف ہی عمل کئے جارہے ہیں ۔ یاد رکھیں ! یہ دین اسلام ہم تک یونہی اتنی آسانی سے نہیں پہونچا بلکہ ہمارے اسلاف اور ہمارے بزرگوں نے اسلام کی خاطر کتنی مشقتیں اٹھائیں ۔ بے شمار پریشانیوں کا سامنا کیا، بھوک و پیاس کو برداشت کیا۔ بلکہ خود ہمارے آقا علیہ السلام نے کتنی اذیتیں اٹھائیں ۔ تبلیغ اسلام کی خاطر آپ نے گالیاں بھی سنیں ۔ حتیٰ کہ آپ پر کیچڑ بھی پھینکا گیا۔ اتنی پریشانیوں کا سامنا کیا انہوں نے تب جا کر پہنچا ہے یہ اسلام ۔

لیکن آج ذرا ہم اپنے حالات اور معاشرے کا جائزہ لیں اور غور وفکر کریں کہ ہم کس دلدل میں کھڑے ہیں ۔ تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ ہم تو اسلام سے کوسوں دور ہوتے چلے جارہے ہیں نہ ہی ہمیں اپنی نماز کی فکر ہے اور نہ روزہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا خیال ۔ اور نہ ہی شریعت محمدی پر عمل کا جذبہ ۔ نہ تو دل میں خوفِ الٰہی نہ سینے میں عشقِ مصطفیٰ ۔ بس ہم تو مسلمان ہونے اور عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کر رہے ہوتے ہیں لیکن ذرا غور کریں اور خود سے یہ سوال کریں کہ کیا ہم اپنے اس دعوے میں سچے ہیں؟

اور سب سے افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمیں تو اپنی آخرت کی بھی فکر نہیں ۔ بس دنیا ہی دنیا میں لگے ہوئے ہیں ۔ اور اس رنگین دنیا کو ہی حقیقی گھر سمجھ بیٹھے ہیں ۔ لیکن یاد رکھیں دنیا ایک مسافر خانہ ہے اور ایک فانی گھر ہے ۔ اور دنیا دارالعمل ہے اور آخرت دارالجزاء ۔ اور یومِ آخرت کے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورہ نور آیت ۲۴)

ترجمہ: ۔ جس دن ان پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے ۔

سوچیں اس دن ہمارا کیا حال ہوگا جب خود ہمارے خلاف ہمارے ہی اعضاء گواہی دینگے ۔

آج ہم تو چھپ چُھپ کر گناہ کر رہے ہوتے ہیں کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے لیکن افسوس کہ ہمیں اس بات کی فکر نہیں کہ خود ہمارا رب دیکھ رہا ہے جسکے حضور ہم نے کل بروز محشر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے ۔ بلکہ ہمارے دلوں سے تو خوفِ الٰہی دھیرے دھیرے نکلتی ہی جارہی ہے ۔ یہ سب مذہب اسلام سے دوری کا ہی نتیجہ تو ہے ۔ اور یہ مذہب اسلام سے دوری ہی کہیں ہمارے لئے دنیا اور آخرت میں ہلاکت کا سبب نہ بن جائے ۔ اس ہلاکت سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی ابدی زندگی کے لئے فکر مند ہوں کیونکہ

بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان تو یہی ہے کہ دنیاوی زندگی اصل زندگی نہیں بلکہ اصل اور ابدی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اور ہمیں چاہئے کہ ہم صرف اور صرف اللہ رب العزت کی رضا مندی کے متلاشی ہوں۔ اور خود کو مذہب اسلام اور دامن مصطفیٰ سے وابستہ کرلیں تاکہ دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی سنور جائے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو دین اسلام کی نعمت کی قدر کرنے اور احکامِ شرعیہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دین کی تبلیغ واشاعت میں خواتین اسلام کا کردار۔

ہم اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلام کی عظیم ماؤں نے اسلام کی اشاعت وترقی میں کتنا سنہرا رول ادا کیا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہی دیکھ لیں جو کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور پیارے آقا علیہ السلام کی چہیتی زوجہ تھیں۔ صحابہ کرام کے دور میں بہت سے علمی حلقے ہوا کرتے تھے ان میں سے چند علمی حلقے بڑے سمجھے جاتے تھے۔ جن میں ایک بڑا حلقہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی تھا۔ آپ علم وفضل کی پیکر تھیں۔ آقا علیہ السلام کی وفاتِ ظاہری کے وقت آپکی عمر شریف اٹھارہ برس تھی۔ آپکی کل عمر چھیاسٹھ ۶۶ سال ہوئی۔ گویا کہ اڑتالیس برس کا طویل عرصہ آپ نے بحالتِ بیوگی بسر کیا۔ اور آپ نے اسکا ہر ہر لمحہ درس وتدریس اور دین کی تبلیغ واشاعت میں صرف کیا۔

اسی طرح اور بھی ہماری عظیم مائیں تھیں جن کی نس نس میں اسلام کی محبت سمائی ہوئی تھی؛ اور انہوں نے اپنا تن من، دھن سب کچھ قربان کر دیا مگر اسلام کے دامن پر کوئی داغ دھبہ نہیں لگنے دیا؛ چوں کہ انہیں اسلام کی عظمت کا پتا تھا کہ اسلام کتنا عظیم دین ہے۔ اس لئے انہوں نے اس راہ میں آنے والی ہر تکلیف و اذیت کو برداشت کیا۔ اور اللہ و رسول کی نگاہوں میں سرخرو ہو کر اس دنیا سے گئیں۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کا نام سنا ہی ہوگا۔ یہ اسلام کی وہ عظیم خاتون ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف اپنا لخت جگر بلکہ خود اپنا خونِ جگر کو بھی قربان کیا ہے۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ سب سے پہلے اسلام میں آپ ہی کا خون بہایا گیا۔ اس لئے آپ اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ ہیں۔ انہوں نے مرتبۂ شہادت پر فائز ہو کر اور ایسا مقام بلند حاصل کر کے انسانی دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اسلام کی اشاعت وترقی میں عورتوں کا کردار مردوں سے کم نہیں ہے۔ دعوتِ اسلام کی راہ میں خواتین نے بھی بہت اذیتیں اٹھائیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا کہ دعوت الی اللہ کی خاطر سب سے پہلی شہادت بھی عورت کے حصے میں آئی۔ (جبکہ حضرت سمیہ نے شہادت قبول کر کے ظلم کو ٹھکرا دیا)۔ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں بھی خواتین پیش پیش رہیں۔ آقا علیہ السلام اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر حضرت رقیہ نے اپنے اپنے شوہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے اہل وعیال کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے ہیں۔ پھر

ہجرت کے بعد قیام حبشہ کے دوران مسلم خواتین کا کردار بھی تاریخ ساز ہے۔مسلم خواتین نے زندگی کے ہر شعبہ میں بھر پور کردار ادا کیا۔علم سیکھنے، سکھلانے کا میدان ہو یا معاشرتی خدمات کا میدان، یا اللہ کی راہ میں جہاد کا موقع ہو سب میں خواتین کا روشن اور اہم کردار رہا ہے۔مسلم خواتین ۔میدان جنگ میں مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں حتیٰ کہ غزوۂ احد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس کار خیر میں شامل تھیں۔مسلم خواتین نے مشاورت میں بھی اپنا تعمیری کردار ادا کیا۔بعض اوقات تو ایسا بھی ہوا کہ جہاں کوئی حیلہ کارگر ثابت نہیں ہوتا وہاں ایک خاتون کی درست رائے نے مسئلہ کا کامیاب حل پیش کر کے حالات کا رخ ہی بدل دیا۔

اسی طرح علم کی تدریس،تعلیم کے فروغ میں بھی مسلم خواتین نے سرگرم کردار ادا کیا۔یہ سب باتیں ایک حقیقت کو آشکار کرتی ہیں۔ابتدائے اسلام میں مسلم خواتین نے اپنا بھر پور تعمیری اور مثبت کردار ادا کر کے آنے والے وقتوں کے لیئے ایک اعلیٰ نمونہ اور قابل تقلید مثالیں قائم کر دی ہیں۔جو آج بھی مسلمان عورت کے لئے مشعل راہ ہیں اور صبح قیامت تک رہیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر دین کی داعیہ بننے اور اسلام کے فروغ کے لیئے جدو جہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

درود پاک

درود پاک کی ہیں بڑی برکتیں۔عظمتیں،عزتیں،رفعتیں،راحتیں

خوش نصیبی ہماری جو حاصل ہمیں یہ
یہ آنکھوں کی ٹھنڈک،ہے دل کا سکوں یہ
ہے روشن ذہن کی بھی اچھی دوا یہ
دعا یہ،دوا یہ،جزا یہ،فضا یہ
میرے دل کی دنیا کی ٹھنڈی فضا یہ
یہ چاہت ہماری ہے،روح کا وضو یہ
ہر بے بسی،بے کسی میں سہارا
ہر غم ومرض کی ہے بہتر دوا یہ
سفر روشنی کا،عاشقی کا ثمر یہ
عظمتوں کا ہے بے شک بلند شجر یہ
یہ حکم ربی،یہ صحابی کی سنت
ہے آقا کا صدقہ نیکیوں کا باراں یہ
قریبی ہے آقا سے،خدا کی خوشی یہ
ہے وردِ ملائک،آیت قرآں یہ
بزرگانِ دیں کا یہ پیارا وظیفہ
ہے سفر ولایت کی سیدھی سڑک یہ
معجزوں سے بھری ہے تاریخ اس کی
شکستہ دلوں کی اُمید ہے یہ
بن جائیں ہم سب درودوں کے عادی
ہے انجم کی صبح ومسا کی دعا یہ

راحمین انجم بنت محمد رضوان
اتر پردیش،ضلع لکھیم پور

سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از رحمت جہاں (سال پنجم فضلیت) ہوڑہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْد فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

ترجمہ:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے یقیناً تمارے لئے حضور ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

قرآن میں جن کی شان بیان خود خدا کرے
بندے سے اسکی مدح سرائی کس طرح ہو

یاد رکھے! میرے عزیزوں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے ہدایت کے لئے نبیوں کو مبعوث فرمایا اور یہ سلسلہ نبوت آدم سے شروع ہوا اور ہمارے پیارے آقا ﷺ پر ختم ہوا۔ ہر نبی کی زندگی دوسرے انسانوں کے لئے بہترین نمونہ تھی مگر حضور کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ کہ ہم مسلمانوں کیلئے حضور کی سیرت نایاب موتی ہے۔ اور قیامت تک حضور کی حالت زندگی ہمارے لئے ہدایت حاصل کرنے کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

صدرِ ذی وقار۔۔۔ ہمارے لئے سیرت مصطفیٰ ہی ایک راستہ ہے جس سے ہم زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ زندگی سنوار سکتے ہیں اور ہم بڑے ہی خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضور کی سیرت نصیب ہوئی خواہ اس شعبے کا تعلق معاشرتی زندگی سے ہوا یا معاشی اور اقتصادی زندگی دی ہے۔

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا

اسلام کی شہزادیوں۔ یاد رکھے قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے کہ بیشک تمارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی سب سے بہتر نمونہ ہے کسی اور کی زندگی کے متعلق تو نہیں معلوم مگر حضور ﷺ کی زندگی ہمارے لئے بلکہ پورے دنیا کے لئے بہترین (Ideal) ہے۔ اور اگر حضور کا امتی ہی حضور کی سیرت سے واقف نہ ہو تو ظاہر ہے کہ قدم قدم پر ٹھوکر کھائے گا۔ کاش مسلمانوں کو حضور کی سیرت معلوم ہو جائے تو گواہ ہے کہ اسکی پوری زندگی روشن ہوگئی۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم پر دوسروں کی (History) تو معلوم کرنا ہم پر واجب نہیں مگر حضور کی حالت زندگی ہمیں معلوم کرنا ضروری ہے۔ تو لہٰذا ہم تھوڑی تھوڑی ہی بات جانے اور اس پر عمل کریں۔

حضور کی سیرت کو سننے اور پڑھنے کے آداب:۔

فرمایا گیا کہ حضور کی سیرت کو نہ کہانی کی طرح بیان کیا جائے اور نہ کہانی کی طرح سنا جائے کیونکہ حضور کی سیرت کو بیان کرنا بھی عبادت اور سننا بھی عبادت جس طرح انسان عبادت کے لئے باادب ہو جاتا ہے اسطرح ہمیں چاہئے کہ جب حضور کی سیرت بیان کی جائے تو ادب کے ساتھ سنے اور سنائے ہمیں چاہئے کہ ہم ظاہری اور باطنی پاک ہو کر کے سنے۔ میں ان باتوں کو اس لئے بتانا مناسب سمجھا کیونکہ لوگ جس طرح چاہتے ہیں سنتے ہیں۔ جیسے کی ابھی (Mobile) کا زمانہ ہوگیا ہے تو لوگ جس طرح چاہتے ہیں لیٹ کر بیٹھ کر سنتے ہیں تو ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے قلب کو حاضر و ناظر رکھ کر سنے اور سنائے، تعظیم بجالاتے ہوئے۔

برکات نبوت کا ظہور:۔

جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ستاروں کی روپوشی، صبح صادق کی سفیدی شفق کی سرخی سورج نکلنے کی خوشخبری دینے لگتی ہے اسی طرح جب آفتاب رسالت کے طلوع کا زمانہ قریب آگیا تو اطراف عالم میں بہت سے ایسے عجیب عجیب واقعات اور عادات بطور علامات کے ظاہر ہونے لگے کہ اب رسالت کا آفتاب اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ طلوع ہونے والا ہے۔

ولادت ِباسعادت:۔

حضور اقدس ﷺ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے مگر قول مشہور یہی ہے کہ واقعہ ''اصحاب فیل سے پچپن دن کے بعد ۱۲/ ربیع الاول مطابق ۲۰/ اپریل ۵۷۱ء ولادت با سعادت کی تاریخ ہے۔تاریخ عالم میں یہ وہ نرالا اور عظمت والادن ہے کہ اسی روز عالم ہستی کے ایجاد کا باعث گردش لیل ونہار کا مطلوب بانی کعبہ کی دعا۔مریم کی بشارت کا ظہور ہوا۔ کائنات ِوجود کے الجھے ہوئے گیسوؤں کو سنوارنے والا تمام جہان کے بگڑے ہوئے نظاموں کو سدھارنے والا،احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ عالم وجود میں رونق افروز ہوئے۔ پاکیزہ بدن ، ناف بریدہ ، ختنہ کئے ہوئے ،خوشبوؤں میں بسے ہوئے،بحالت سجدہ،مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین میں اپنے والد ماجد کے مکان کے اندر پیدا ہوئے۔

مولد النبی ﷺ

جس مقدس جگہ میں حضور محمد ﷺ کی ولادت ہوئی تاریخِ اسلام میں اس مقام کا نام ''مولد النبی ﷺ'' (نبی کی پیدائش کی جگہ ہے) یہ بہت ہی مبارک مقام ہے ۔سلاطین اسلام نے اس مبارک یادگار پر بہت ہی شاندار عمارت بنادی تھی ۔جہاں اہل حرمین شریفین اور عام دنیا سے آنے والے مسلمان دن رات محفل میلاد شریف منعقد کرتے اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فیوض الحرمین میں تحریر فرمایا ہے کہ میں اتنا مرتبہ اس محفلِ میلاد شریف میں حاضر ہوا جو مکہ مکرمہ میں بارہویں ربیع الاول کو'' مولد النبی'' میں منعقد ہوتی تھی ۔جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جارہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی اس مجلس سے کچھ انوار بلند ہوئے۔ سبحان اللہ ۔پھر ان پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمت الٰہی اوراُن فرشتوں کے انوار تھے جو ایسی محفل میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔

بچپن کی ادائیں:۔

حضور ﷺ کی شان تو دیکھئے کہ آپ کا جھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ بچپن میں چاند کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ کی انگلی کے اشاروں پر حرکت کرتا تھا جب آپ کی زبان کھلتی تو سب سے پہلے سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ نے کپڑوں میں بول و براز نہیں فرمایا بلکہ آپ ایک معین وقت میں رفع حاجت فرماتے اور اگر کبھی آپکی شرمگاہ کھل جاتی تو آپ رو رو کر فریاد کرتے اور جب تک شرمگاہ نہ چھپ جاتی آپ کو چین و قرار نہیں آتا تھا۔اور جب آپ اپنے پاؤں پر چلنے کے قابل ہوئے تو باہر نکل کر بچوں کو کھیلتے ہوئے

دیکھتے مگر خود کھیل میں شریک نہیں ہوتے لڑکے آپ کو کھیلنے کے لئے بلاتے تو آپ فرماتے کہ میں کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔

تو دیکھیں ہم کتنے ہی خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضور کی سیرتِ مبارک ملی اس نبی کی سیرتِ مبارک ملی کہ جس کی شان بچپن میں بھی نرالی ایسی شان ہے کہ اسے مکمل لکھ نہیں سکتے اس نبی کی عادت ملی کہ جس کے جیسا نہ کوئی ہے نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے تو امام احمد رضا خان اپنے شعر میں یوں فرماتے ہیں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی سیرت مصطفیٰ ﷺ پر چلنے کی توفیق و رفیق دے حضور کے ہر ہر قول و فعل پر چلائے۔ آمین ثم آمین

مسواک کی فضیلت

مسواک۔۔کرنے سے جلدی بڑھاپا نہیں آتا
مسواک۔۔کرنے والوں کے بال جلدی سفید نہیں ہوتے
مسواک۔۔نظر کو تیز کرتی ہے
مسواک۔۔منھ کی صفائی کا ذریعہ ہے
مسواک۔۔رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے
مسواک۔۔آنکھ کو منور کرنے کا ذریعہ ہے
مسواک۔۔فصاحت میں اضافہ کرتی ہے
مسواک۔۔معدہ کو مضبوط کرتی ہے
مسواک۔۔دانت درد سے راحت دلاتی ہے
مسواک۔۔سر درد سے آرام پہنچاتی ہے۔۔ وغیرہ وغیرہ

رضالہ نوری (سال اول) مرادآباد

کون ہیں حسین رضی اللہ عنہ

جس کا بول بالا ہے ------------------------------ حسین وہی تو ہیں
دنیا بھر میں اجالا ہے ------------------------------ حسین وہی تو ہیں
سر کٹا کے دین کو بچایا ہے ------------------------- حسین وہی تو ہیں
جنہوں نے اسلام کا پرچم لہرایا ہے ------------------- حسین وہی تو ہیں
جس نے میدان کربلا میں اپنا سر کٹایا ہے --------------- حسین وہی تو ہیں
نانا سے کیا بچپن کا وعدہ نبھایا ہے -------------------- حسین وہی تو ہیں
جس کو آپ ﷺ نے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا ہے ---------- حسین وہی تو ہیں
جس کو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن پلایا ہے -------------- حسین وہی تو ہیں
جس کی رگوں میں علی کا خون ڈوڑتا ہے ----------------- حسین وہی تو ہیں
جس کی رگوں میں سیدہ فاطمہ کا دودھ زور مارتا ہے --------- حسین وہی تو ہیں

بشریٰ فاطمہ (سال اول) اتر پردیش

بچوں کی تربیت میں والدین کا کردار

عالیہ پروین (سال اول) سیتامڑھی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ اس کی ادائیگی کی پوری فکر ہونا چاہئے ورنہ سخت گرفت کا اندیشہ ہے۔اس ذمہ داری میں والدین اور اساتذہ کے ساتھ اگر چہ پوری ملت معاشرہ اور مملکت بھی شریک ہیں لیکن براہ راست ذمہ داری والدین اور اساتذہ پر عائد ہوتی ہے اس لئے انہیں کو اس ضمن میں سب سے زیادہ فکر مند بھی ہونا چاہئے۔

بچے قدرت کا انمول اور حسین تحفہ ہوتے ہیں۔زندگی کی خوشیاں انہی کے قدم سے ہوتی ہے۔گھر بچے کے لئے پہلی درسگاہ ہوتا ہے۔بچہ اپنی ابتدائی عمر میں والدین سے بہت کچھ سیکھتا ہے اور اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

قرآن شریف کی آیت۔۔۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (پارہ/٦ آیت/٦٦) ترجمہ:۔اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔

بخاری شریف کی حدیث:۔ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ ترجمہ:۔یادرکھو! تم سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

اکثر والدین اپنے بچوں کو مہنگے اسکولوں میں بھیج کر اور ان کی ہر قسم کی ضروریات پوری کر کے سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اپنی ذمہ داری پوری کرلی۔لیکن یہ کافی نہیں ہوتا۔

دراصل والدین کو اپنے طرز عمل کے حوالے سے بہت محتاط کی ضرورت ہوتی ہے۔اس حوالے سے کچھ ہدایات پیش ہیں

والدین بچوں کی مثبت کاموں کی حوصلہ افزائی کریں اور غلط کاموں پر فوری سرزش کریں تاکہ ان میں غلط عادات پروان نہ چڑھ سکیں۔

والدین کو چاہئے کہ آپس میں جھگڑا نہ کرے کیونکہ گھریلو جھگڑے سے بچوں کی شخصیت کافی متاثر ہوتی ہے۔ بعض والدین آپس میں لڑتے ہوئے ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے ہیں اور بچوں کو مارنے میں گریز نہیں کرتے جس سے بچے ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں منفی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔

تناؤ زدہ ماحول بچے کی خوداعتمادی ختم کر دیتی ہے اس سے بچے ذہنی طور پر پریشان ہو کر پڑھائی میں کم دلچسپی لیتا ہے۔

ماں باپ کو چاہئے کہ بچوں کو مہمانوں کے سامنے برا بھلا نہ کہیں اس سے بچوں کی انا مجروح ہوتی ہے۔دوسروں کے سامنے بچوں کی خوبیوں کو بیان کریں اس طرح ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ خوش ہو کر اچھا کام کریں گے۔

ذمہ داریاں:۔

والدین کو چاہئے کہ پیدا ہونے کے بعد بچہ کو صاف ستھرا کر کے اس کے کانوں میں آذان دیں۔

اچھا سا نام رکھیں۔

ساتویں دن عقیقہ کریں (شرط استطاعت)۔
شفقت اور کشادہ دلی سے اسے پالیں پوسیں۔
حلال اور طیب روزی سے اس کی پرورش کریں۔
کھیلنے اور خوش رہنے کے کافی مواقع دیں۔
سات سال کا ہو تو نماز پڑھائیں۔
دسویں سال اس کا بستر الگ کر دیں۔
لڑکے کو کسی جائز باعزت پیشے اور لڑکی کو امور خانہ داری کی ٹریننگ دیں۔
بالغ ہونے پر شادی میں جلدی کریں۔

تربیت:۔

بچوں کی تربیت کے ضمن میں والدین کو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) گھریلو ماحول کو پاکیزہ بنائیں۔

(۲) بچوں کو پیار بھرے الفاظ سے ضرور یاد کیجئے۔ مگر للہ نام نہ بگاڑے اور نہ کسی بگاڑنے دیں۔

(۳) ہمیشہ اچھے الفاظ سے خطاب کیجئے اور سلام میں بھی پہل کی کوشش کیجئے

(۴) کوئی کمزوری سرزد ہو جائے یا کبھی سزا ملی ہو تو اسے بار بار یاد نہ دلائیں اور نہ دوسرے بھائی بہنوں کو طعنہ دینے کا موقع دیجئے۔

(۵) بھول چوک یا نقصان ہو جانے پر معافی مانگ لینے اور احسان پر شکریہ ادا کرنے کا عادی بنائیں۔

یہ سب اسی وقت ہوگا جب آپ دونوں خود بھی نمونے کا کردار رکھتے ہوں بچے زبانی نصیحتوں سے کہیں زیادہ بڑوں کے عمل سے غیر شعوری اثر لیتے ہیں۔ آخری لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی خیر وصلاح و فلاح دارین کے لئے بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر برابر دعا کرتے رہیں۔ کیوں کہ کوششوں میں برکتوں کا انحصار خالصتاً اسی کی مرضی پر موقوف ہے۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

مجھے اتنی ''فرست'' کہاں کہ میں تقدیر کا لکھا دیکھوں
بس اپنی ماں باپ کی مسکراہٹ دیکھ سمجھ جاتی ہوں
کہ میری تقدیر بلند ہے۔

خواتین اسلام کی قرآنی صفات

روحی ناز (سال اول) بہار

قرآن کریم کے بائیسویں پارے کی سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کی صفات بیان فرمائی ہے کہ وہ کیسی ہوتی ہیں، ان کا کردار، گفتار، طرز زندگی، اور چال چلن کیسا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ وہ مسلمات ہیں، مومنات ہیں، قانتات ہیں، صادقات ہیں، ذاکرات ہیں، صابرات ہیں، خاشعات ہیں، متصدقات ہیں، صائمات ہیں، حافظات ہیں، ان تمام صفات کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے ان کے لئے بڑی مغفرت اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔ آیئے ذرا ان صفات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں کہ مسلمات، مومنات، قانتات، خاشعات، اور صابرات کہتے کن عورتوں کو ہیں۔

(۱) مسلمات:۔

وہ اللہ کی بندیاں جنھوں نے قرآن الٰہی کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو دل و جان سے قبول فرمالیا۔ جو اسلامی ضابطے اور شرعی قواعد کے خلاف ہو، اُسوۂ رسول ﷺ ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا ہے۔

(۲) مومنات:۔

صرف ان کا سراپا ہی دینی احکام کے سانچے میں ڈھلا ہوا نہیں ہوتا بلکہ وہ دل سے بھی یہی سمجھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام حق اور سچ ہیں۔ ان کے دلوں میں اس بات کا یقین راسخ ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت کا جو راستہ بتایا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہدایت کا راستہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) قانتات:۔

دین کے احکام کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دیتی ہیں۔ وہ یہ کہہ کر بس نہیں کر جاتیں کہ اسلام سچا دین ہے۔ بلکہ دین کے تقاضوں کو عملی جامہ بھی پہناتی ہیں۔

(۴) صادقات:۔

خدا اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے احکام پر پوری اِستقامت کے ساتھ ڈٹی رہتی ہیں۔ کوئی چاہت یا کسی ظالم کا خوف انہیں اللہ کے دین پر عمل پیرا ہونے سے نہیں روک سکتا۔

(۵) صابرات:۔

گفتار، کردار میں سچی اور کھری ہیں جھوٹ، دغا، فریب، بددیانتی جیسے اوصافِ بد ان میں نہیں پائے جاتے ان کی زبان وہی بولتی ہے جس کی اجازت دین اسلام نے دی ہے اور جس پر ان کا ضمیر مطمئن ہے۔ ان کا ہر عمل اسلامی کرادا کے سانچے میں ڈھل چکا ہے۔

(۶) خاشعات:۔

عاجزی، انکساری ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ ان کے دل و دماغ اور جسم و روح اللہ کے حضور جھکے رہتے ہیں، اللہ کا خوف اور رسول اللہ ﷺ سے محبت ان پر غالب رہتی ہیں۔ نمازوں اور دیگر دین اعمال میں خاص طور پر ایسی ہی عاجزی کا اہتمام کرتی ہیں، ان کا کامل دھیان صرف اور

صرف اپنے پالن ہار کی طرف ہوتا ہے۔

(۷) متصدقات:۔

صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتی رہتی ہیں۔غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور بے آسرا لوگوں کی اپنے مال کے ذریعے خیر گیری کرتی ہیں اور اللہ کے دین کی سر بلندی کے لئے مال کی ضرورت پیش آئے تو بھی بخل سے کام نہیں لیتیں۔

(۸) صائمات:۔

روزوں کی کثرت کرتی ہیں۔فرض روزے بالکل نہیں چھوڑتیں بلکہ نفلی روزوں کا بھی خوب اہتمام کرتی ہیں تا کہ اللہ کا قرب زیادہ سے زیادہ نصیب ہو سکے۔

(۹) حافظات:۔

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والیاں، زنا کے قریب بھی نہیں بھٹکتی ہیں۔اس کا ایک اور مطلب یہ ہے کہ وہ تنگ اور ناکافی لباس سے اجتناب کرتی ہیں۔اور کسی بھی قسم کے بے شرمی کی بات ان کے زبان پر نہیں آتی اپنے آپ کو ہمیشہ غیر محرم سے چھپا کر رکھتی ہیں۔

(۱۰) ذاکرات:۔

زندگی کے ہر معاملے پر کسی نہ کسی انداز میں ان کی زبان پر اللہ کا نام رہتا ہے۔وہ سو کر اٹھتی ہیں تو اللہ کو یاد کرتی ہیں۔کھانا پکاتی ہیں تو اللہ کو یاد کرتی ہیں۔آٹا گوندھتی ہیں تو اللہ کو یاد کرتی ہیں۔اور جب کام سے فارغ ہوتی ہیں تو اللہ رب العزت کی حمد بیان کرتی اور اس کا شکر ادا کرتی ہیں۔

یہ ہیں وہ مومن عورتوں کی صفات، اللہ تعالیٰ نے ان صفات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ایسی عورتوں کے لئے اللہ نے مغفرت کا وعدہ اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔اس لئے کہ اللہ کے یہاں ان ہی اوصاف والی بندیوں کی قدر و قیمت ہے، جو عورت ان اوصاف کی حامل ہوگی، یقیناً وہ جنتی ہے۔میری ماں، بہنوں! ان اوصاف پر عمل کر کے آپ اور ہم بھی جنت حاصل کریں۔

عشق بھی ہو حجاب میں، حسن بھی ہو حجاب میں
اس کے لئے جیتا ہوں میں مرتا ہوں اسی پر
جو میری محبت کا بھی انجان بہت ہے۔

میں بروں سے لاکھ برا سہی ۔ مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھنا میرے خدا۔ یہ تیرے حبیب کی بات ہے

جھکتا ہی نہیں سر کسی ظالم کے سامنے
ہمت ہی ایسی دے گیا سجدا حسین کا
بے شک مٹی میں مل گئے اِرادے یزید کے
لہرا رہا ہے پرچم آج بھی زمانہ حسین کا

والدین کی عظمت

مہوش انصاری (سال پنجم فضیلت) بریلی

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَعۡبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا

ترجمہ:۔اللہ کی عبادت کرو،اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ،اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

محترم حضرات۔اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ والدین کی خدمت کا حکم دیتا ہے۔اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔والدین وہ ہستی ہیں کہ ماں کے پیر تلے جنت اور باپ اس جنت کا دروازہ ہے۔خدائے تعالیٰ نے والدین کا مقام کتنا بلند و اونچا رکھا ہے کہ جس طرح رب العزت شرک کو معاف نہیں فرماتا۔اسی طرح والدین کی نافرمانی کرنے والے کو معاف نہیں فرماتا بلکہ اس کو دنیا میں ہی سزا دیتا ہے والدین قدرت کا سب سے انمول خزانہ ہیں۔خدا کی بہت بڑی نعمت ہیں ہمارے لئے۔ماں جذبے محبت کا پیکر تو باپ دل جوئی کا حسین شاہ کار ہے۔غرض یہ دونوں وہ ہستیاں ہیں جن کے بغیر ہماری کوئی پہچان نہیں۔والدین کی خوشنودی رب العزت کی خوشنودی ہے۔اور والدین کی ناراضگی رب العزت کی ناراضگی ہے یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی وجہ سے ہمارا مقدر بنتا ہے۔دن ہو یا رات ہر لمحہ ان کے بغیر سونا ہے۔دن کا اجال ہو یا رات کی تاریکی ہو غرض کوئی بھی موسم یا کوئی بھی تہوار ہو کوئی بھی پل ایسا نہیں ہے جس میں والدین کی محبت شامل نہ ہو۔ہمیں اپنے والدین کی قدر کرنی چاہئے اور کوشش یہی ہونی چاہئے کہ والدین ہم سے کبھی ناراض نہ ہو والدین ایک ایسا رشتہ کہ جن کو ہم دنیا میں اپنے قریب پا کر خوشی اور راحت کی سانس لیتے ہیں۔والدین کی مسکراہٹ راحت وسکون کا ذریعہ ہے۔جب وہ مسکراتے ہیں تو پھول جھڑتے ہیں،کلیاں کھلتی ہیں۔والدین کی دعا آسمان تک جاتی ہے۔حضرات! ماں اور باپ بولنے میں تو چھوٹا سا لفظ ہے لیکن ان کی محبت کے آگے ساری محبت کم پڑ جاتی ہے۔ اولاد والدین کے ساتھ کتنا ہی برا کرے لیکن والدین اس اپنی اولاد کے لئے کبھی برا نہیں سوچتے اور والدین کا ایک ایسا رشتہ جو اپنی اولاد کو خود سے زیادہ کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ان کے علاوہ کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے۔اللہ ہمیں ان نعمت کی قدر کرنے کی توفیق دے۔

تو نے جو مجھے ہاتھ پکڑ کر نہ چڑھایا ہوتا
میں کبھی پیڑ نہ بنتا نہ میرا سایہ ہوتا
نہ ہوتی میں وہ سب کچھ جو آج ہوں میں
مجھ میں میرا عکس جو نہ دیکھایا ہوتا

مخالف وقت کو بدگمان کو روک رکھا ہے
ہر اک حاسد کی زبان زہریلی کو روک رکھا ہے
اتر سکتی نہیں مجھ پر کوئی آفت کسی باعث
میری ماں کی دعا ہے آسماں کو روک رکھا ہے

جب کوئی اولاد والدین کی طرف مسکرا کر دیکھتی ہے تو اللہ رب العزت اسے اس کی نیکیاں دیتا ہے۔رسول پاک کا فرمان ہے جب کوئی بیٹا یا بیٹی والدین کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو انہیں ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔

صحابۂ کرام نے پوچھا اگر دو بار مسکرا کر دیکھے تو آپ

نے فرمایا وہ جتنی مرتبہ دیکھے مسکرا کر اسے اتنے حج کا ثواب ملتا ہے والدین کی محبت بے مثال ،مشکل وقت میں سہارا مصیبت میں حوصلہ دیتی ہے ،والدین دھوپ میں چھاؤں کی طرح ہیں ان سے بڑھ کر اور کام کیا ہوگا جب یہ بولائیں تو اپنا کام چھوڑ کر ان کی خدمت میں حاضر ہو ان کے پیر دباؤ ان کو ہمیشہ خوش رکھو، جب یہ خوش ہونگے تو ہمیں دعا دینگے اور ان کی دعا آسمان تک جاتی ہے ۔ان کی دعا ہر حال میں قبول ہوتی ہے۔

فرمان نبوی ہے ۔۔۔ جس نے والدین کی اطاعت کی اس نے رسول کی اطاعت کی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ رب العزت کی اطاعت کی اور جس نے والدین کی نافرمانی کی وہ مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

جناب صدر ۔۔ خدا کے لئے اپنے والدین کو ناراض اور ان کی نافرمانی نہ کرو ان کی محبت کی قدر کرو ۔جن کے پاس والدین ہوتے ہیں وہ خوش نصیب ہوتے ہیں ۔

محترم حضرات ۔۔ ماں وہ ہستی ہے جسے اللہ نے محبت کا پیکر بنایا اور باپ وہ ہستی ہے جسے اللہ نے برداشت، محنتی اور حوصلہ سمیٹنے والا بنایا باپ ایک ایسی کتاب ہے جس پر بہت سے تجربات تحریر ہوتے ہیں ۔ جو زندگی گزارنے میں ہماری مدد کرتے ہیں ۔جس کے کاندھے پر باپ کا ہاتھ ہو وہ شخص دنیا کا سب سے طاقتور انسان ہوتا ہے اس کی محبت و مشقت چٹان سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے اس کا سایہ ہمارے لئے کافی ہے ۔ باپ ہمارے لئے مضبوط چھت وستون ہے ۔ ہماری زندگی کا باپ وہ ذات ہے جو اپنی اولاد کی پرورش کے لئے اپنی خواہش پر پردہ ڈال لیتا ہے ۔تو ہمیں چاہئیے جب ہم بڑے ہو جائیں تو ان کی خواہشات کو پورا کریں اس سے انہیں خوشی ہو گی ۔ باپ ہمارے لئے دھوپ ہو یا بارش رات ہو یا دن وہ اپنی اولاد کے لئے ہر حال میں محنت کرتا ہے اور ماں کی عظمت کا کیا پوچھنا جو ہمیں دنیا میں لاتی ہے خود کو مصیبت میں ڈال کر تکلیف برداشت کرتی ہے ماں اپنے اولاد پر کوئی مصیبت نہیں آنے دیتی ۔ یہ دونوں ہی ہستیاں ہمارے لئے بہت بڑی نعمت اور قیمتی انمول خزانہ ہیں ۔اللہ ہمیں ان کی قدر، عزت اور فرمابرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔۔۔ آمین

ماں سے بڑھ کر کوئی نام کیا ہوگا
اس نام کا ہم سے احترام کیا ہوگا
جس کے پیروں تلے جنت ہے
اس کے سر کا مقام کیا ہوگا
باپ ہی سرمایہ اولاد ہے
باپ ہی اجداد کی بنیاد ہے
گود ماں کی درسگاہ اوّلین ہے
تو باپ روحِ جمال و دل نشین ہے
هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَمَا تَوْفِیْقِیْ وَالْعِلْمُ
عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

مہوش انصاری (سال پنجم فضیلت) بریلی

حقوق والدین

نورانی فاطمہ (سال پنجم فضیلت) جھارکھنڈ

خداوند قدوس اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا○ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا○

ترجمہ:۔اور تمارے رب حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں (ضعف کا غلبہ ہو اعضاء میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخری عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں) تو ان سے یہ جملہ ہرگز نہ کہنا:۔یعنی کوئی ایسا جملہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ وہ آپ پر بوجھ ہو۔ اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔اور حسن ادب کے ساتھ ان سے بات کرنا۔اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھانا نرم دلی سے (یعنی نرمی کے ساتھ پیش آنا) ان کے ساتھ تھکے وقت میں محبت اور شفقت سے پیش آنا۔

کیونکہ:۔انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا۔جو چیز انہیں ضرورت ہو ان پر خرچ کرنے میں تکلیف نہ کرنا۔اور عرض کرے اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھوٹے میں پالا۔

(مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا۔اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے اے میرے رب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتی تو ان پر کرم فرما کر کہ ان کے احسان کا بدلا ہو۔

والدین کے فوائد

(۱) ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے۔یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہو تو نام لے کر ان کا ذکر جائز ہے۔

(۲) ماں باپ سے اس طرح بات کرے جیسے غلام اور خادم اپنے آقا سے کرتے ہیں۔

(۳) والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔(کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان)

آیت:۔ایک دوسری جگہ بنی اسرائیل سے اپنے عہد کو یاد دلاتے ہوئے خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (البقرہ آیت ۸۳، پارہ ۱)

ترجمہ:۔اور جب سے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

اس آیت سے اور اس سے پہلے آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت اللہ کی عبادت کے بعد اہم نیکی ہے۔والدین کے

ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہے کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں تکلیف ہو اور اپنے بدن اور مال سے ان کی خدمت میں تکلیف نہ دے جب انہیں ضرورت ہو حاضر رہے۔

مسائل:۔

(۱) اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔

(۲) واجبات دین والدین کے حکم سے ترک نہیں کئے جاتے۔

(۳) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہ کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی اصلاح وتقویٰ اور عقیدہ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔(خزائن العرفان ص۲۱)

والدین کے ساتھ احسان کے بعض طریقے جو احادیث سے ثابت ہے۔

(۱) تہہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے۔

(۲) ان کی شان میں تعظیم کے الفاظ کہے۔

(۳) ان کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

(۴) ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے۔

(۵) ان کے فاتحہ، صدقات، تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے۔

(۶) اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے۔

(۷) ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے۔

(۸) والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اس کو دھیان میں رکھے۔

(۹) والدین کا فرماں بردار جہنمی نہ ہوگا۔ اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتارِ عذاب ہوگا۔(خزائن العرفان ۴۵۵)

آیت:۔ ایک اور جگہ والدین کے ساتھ حسن وسلوک کی اس طرح تاکید اور حکم فرمایا ہے۔

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا (سورہ لقمان آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دو

یعنی ان کے ساتھ حسن وسلوک سے پیش آؤ۔ ان کے ساتھ احسان کر اور ان کی رضا کے لئے مشقت برداشت کر۔

والدین کے ساتھ حسن وسلوک کا معاملہ صرف جائز حدود تک ہونا چاہئے ایسا نہیں کہ ان کی دلداری کے لئے کوئی غلط کام اور غیر شرعی حسن وسلوک نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں قرآن مقدس کی واضح ہدایت موجود ہے۔ ارشاد باری ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (پارہ ۲۰/ سورۃ العنکبوت آیت ۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے:۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سابقین اولین صحابہ میں سے تھے اور اپنی والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ جب اسلام لائے تو آپ کی والدہ حمنہ بنت ابوسفیان نے کہا تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں

کھاؤں نہ پیوں۔ یہاں تک کی مرجاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا ایک دن رات نہ کھایا نہ پیا نہ سامنے میں بیٹھی اس سے کمزور ہوگئی پھر ایک دن رات اسی طرح رہی تب حضرت اسعدان کے پاس آئے۔ اور فرمایا۔ اے ماں! اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین اسلام چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا تو چاہے مت کھا۔

جب وہ حضرت اسعد کی طرف سے مایوس ہوگئی تو کھانے پینے لگی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ حسن وسلوک کیا جائے۔ اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ کیونکہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کو جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔

(خزائن العرفان)

احادیث:۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی نگہداشت سے متعلق حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک بار فرمایا۔ خاک آلود ہو اس کی ناک، پھر خاک آلود ہو اس کی ناک، پھر خاک آلود ہو اس کی ناک۔ عرض کی گئی کس کی؟ یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا اس کی جس نے بوڑھے ماں باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو پایا پھر جنتی نہ ہوا۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) باپ کی اپنے بیٹے پر بد دعا۔

اولاد کو چاہئے کہ ہمیشہ ایسی حرکت سے پرہیز کرے جس کے سبب والدین کو ان کے حق میں بد دعا کرنی پڑے اور والدین کو بھی حتی الامکان ان پر بد دعا کرنے سے بچنا چاہئے۔ ورنہ مقبول ہونے پر خود ہی پچتانا پڑے گا جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

(۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے گناہوں میں سے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔

(۳) کسی جان کو بلا وجہ شرعی قتل کرنا۔

(۴) جھوٹی قسم کھانا ہے

موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق:۔

والدین پر رحم و کرم اور شفقت کے باعث موسیٰ علیہ السلام کا امتی جنت میں موسیٰ علیہ السلام کا رفیق بن گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا اللہ مجھے میرا جنت کا ساتھی دکھا تو اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شہر کے فلاں بازار کی طرف ایک قصاب آدمی ہے جس چہرہ اس طرح ہے تو وہ جنت میں تیرا ساتھی ہوگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس علاقہ میں گئے اور اس قصاب کی دوکان پر گئے۔ اور وہاں سارا دن اس قصاب کے پاس ٹھہرے رہے۔ شام کو جب قصاب

اپنی دکان سے فارغ ہوا تو اس نے کچھ گوشت لیا اور زنبیل میں ڈالا تو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اس قصاب کو فرمایا کیا تو میری مہمان نوازی کرسکتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ تو موسیٰ علیہ السلام اس کے گھر چلے گئے تو قصاب نے اس گوشت کا بہترین شوربہ تیار کیا۔ پھر اپنے گھر کے ایک زنبیل سے ایک بوڑھی عورت تھی گویا کہ وہ کبوتری کا گھونسلا ہے۔ تو قصاب نے اس زنبیل سے اس بوڑھی عورت کو نکالا اور اس کو کھانا کھلانے لگا وہ کھانا اس کے منہ میں رکھتا رہا یہاں تک کی اس کا پیٹ بھر گیا۔ اور قصاب نے اس کے کپڑے دھوئے اور ان کو خشک کیا اور اس کو وہ کپڑے پہنائے پھر اس کو زنبیل میں رکھ دیا۔ اس بوڑھی عورت نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی حضرت موسیٰ علیہ السلان نے اس ہونٹوں کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ یا اللہ تو میرے بیٹے کو جنت میں موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنا۔ پھر اس آدمی نے اسے اٹھایا اور ایک سبل میں لٹکا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے انسان تو نے اس عورت کے ساتھ کتنا اعلیٰ حسن وسلوک کیا ہے۔ یہ کون ہے؟ تو اس قصاب نے عرض کیا یہ میری والدہ ہے جو کی اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ بیٹھنے پر قدرت نہیں رکھتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اللہ کے نیک بندے تجھے بشارت ہو۔ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں اور تیری ماں کی دعا قبول ہوگئی تو جنت میں میرا ساتھی ہے۔

آخر میں ہم ان سب آیات اور احادیث مبارکہ کو اکٹھا کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ والدین کا ادب واحترام ہر حال میں واجب ہے۔ والدین مسلمان ہو یا کافر، اچھے ہوں یا برے، نیک ہوں یا گنہگار جیسے بھی ہوں ان کا ہر حال میں احترام اور عزت کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنائے۔ آمین یارب العالمین

نورانی فاطمہ (سال پنجم فضیلت) جھارکھنڈ

نصیحت

حضور نبی کریم، رؤفٌ رحیم ﷺ نے اپنی امت کو جو نصیحتیں ارشاد فرمائیں اُن میں سے ایک مہکتا مدنی پھول یہ ہے۔

عَلَامَةُ اِعْرَاضِ اللهِ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اشْتِغَالُهُ بِمَا لَا يُعْنِيهِ وَاِنَّ امْرَأً ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنْ عُمْرِهِ فِي غَيْرِ مَا خُلِقَ لَهُ لَجَدِيرٌ أَنْ تَكُولَ عَلَيْهِ حَسْرَتُهُ وَمَنْ جَاوَزَ الْأَرْبَعِينَ جَاوَزَ الْأَرْبَعِينَ لَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ خَيْرُهُ شَرَّهُ فَلْيَتَجَهَّزْ اِلَى النَّارِ ○

یعنی: بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ عزَّ وجل نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے۔ اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی حسرت طویل ہو جائے اور جس کی عمر ۴۰ رسال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اس کی برائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

سمجھدار اور عقلمند کے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے

نیہا فاطمہ (سال سوم) کولکاتا

اصلاح معاشرہ کی ضرورت اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزالہ اختر قادری (سال اول) کشمیر انڈیا

اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے کی اصلاح کرنا ہے ۔ اور اس طرح اصلاح کرنا ہے کہ دنیا میں تمام انسان امن وامان کی زندگی بسر کریں اور اس طرح زندہ رہیں کہ اخلاق کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹے اور آخرت کی لامتناہی زندگی کے لئے پورے اخلاق وتقویٰ کے ساتھ تیاری کریں ۔ اللہ ان سے راضی ہو، اسلامی تعلیم کا یہ بنیادی مقصد صرف اس طرح سے حاصل ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے یہ معلوم کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کی اصلاح کس طرح کی تھی ۔

ہمارے لئے اس دنیا کے کسی دوسرے مفکر یا فلسفی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے سامنے ہر کام کی غایت اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اللہ نے قرآن حکیم میں واضح طور پر ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس کی رضا اور خوشنودی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہی سے حاصل ہوسکتی ہے ۔ بلکہ اس نے ہم سے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ تم اللہ کے رسول کی پیروی کروگے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا ۔ ذرا غور فرمائیے کسی انسان کے لئے اس سے زیادہ بڑا مرتبہ اور کیا ہوسکتا کہ خود اللہ اس سے محبت کرنے لگے ۔

اس تمہید سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اصلاح معاشرہ کے لئے بھی ہمیں رسول کا ہی اتباع کرنا ہوگا، اور آپ ہی کی بتائی ہوئی راہ پر چلنا ہوگا، اور آپ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرنا ہوگا،

ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کی پوری زندگی کا ریکارڈ ہمارے اسلاف نے ہمارے لئے جمع کر دیا ہے ۔ اس کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بلیغ ارشاد کے مطابق خود قرآن حکیم ہی آپ کی مبارک زندگی کا سب سے زیادہ قابل اعتماد وسیلہ موجود ہے ۔ اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کامیابی حاصل کی وہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا اور سب سے اہم واقعہ ہے ۔ عرب کے باشندے مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوئے تھے، جہالت وسرکشی نے انہیں ایسے اوصاف سے بھی محروم کر دیا تھا کہ جو تمام انسانوں کے لئے تو کیا خود ان کے لئے ہی ایک پر امن معاشرہ مہیا کرتا، ایسے معاشرے میں اللہ کے رسول پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ یہ کام لگایا کہ معاشرے کو برائیوں سے پاک کریں اور اس طرح اصلاح کریں کہ وہ دنیا کا مثالی معاشرہ بن جائے اور افراد معاشرہ دنیا کی بہترین افراد بن جائیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بنیادی اصولوں پر عمل کیا ۔ ایک تو یہ کہ آپ نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی ، جس پر آپ خود عمل نہ فرماتے ہوں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل میں کبھی تضاد نہ تھا، جو فرماتے تھے خود اس پر عمل فرماتے تھے ۔

اب یہ بات واضح ہوگئی کہ اصلاح معاشرہ کی کوئی

کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اصلاح کرنے والا خود اس پر عمل نہ کرتا ہو۔ یہاں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور اصلاح معاشرہ کی کوئی کوششیں ایسی بارآور ہوئیں کہ لوگوں کی کایا پلٹ گئی۔ لیکن آپ سے قبل سقراط، افلاطون، ارسطو اور بیسوں دوسرے حکما اور فلسفی اور مصلحین جو وعظ و نصیحت کرتے رہے اور انہوں نے فلسفہ اور عقل و دانائی کی بنیاد پر شاندار عمارتیں کھڑی کر دیں لیکن معاشرے پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ ایسا صرف اس لئے ہوا کہ وہ دوسروں کو تو روشنی دکھاتے رہے، لیکن خود تاریکی سے باہر نہیں آئے۔ وہ رحم و محبت کا سبق پڑھاتے رہے، لیکن خود غریبوں پر رحم کھانے سے عاری تھے اور دشمنوں سے محبت کرنے کی عظمت سے محروم تھے۔ آج ہمارے معاشرے کا کیا حال ہے؟ آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟

قرآن نے کہا:۔

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (سورہ البقرہ)

ترجمہ:۔ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

احکام الٰہی کی رو سے انسان کو اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا منع ہے۔ مگر ہم نے اللہ و رسول اور قرآن و سنت سے صرف نظر کر کے خود کو، اور پوری ملت کو اس راہ پر ڈالے رکھا جو صرف ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔

چنانچہ آج حال یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں ہر قسم کے رذائل سرایت کر چکے ہیں۔ حد یہ ہے کہ عزت اور جان بھی اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں خطرے میں رہتی ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ اصلاح معاشرہ کی کوشش نہ ہو رہی ہو۔ سیاست دان اصلاح کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ وعظ و تبلیغ کا ایک سلسلہ ہے جو مسجدوں کے امام ہر جمعہ کو لوگوں کو اچھا بننے کی تلقین بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان تمام کوششوں کا بظاہر کوئی مثبت نتیجہ نظر نہیں آتا۔ غالباً اس کی بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم جو بات یا کام ترک کرنے کو کہتے ہیں خود ترک نہیں کرتے۔ یہ طریق اصلاح سنت رسول کے خلاف ہے۔ اس لئے کبھی برآور نہیں ہوسکتا۔ اسلام میں اصلاح معاشرہ کا ایک بنیادی نکتہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اوائل زندگی ہی سے سچائی اور راست بازی پر سختی کے ساتھ عمل کیا اور مسلمانوں کو جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرتے رہے۔ خود آپ ﷺ نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور صحابیوں کو بھی اس رذیل ترین فعل سے احتراز کرنے کی تاکید فرماتے رہے۔ آپ ﷺ کا یہ وصف بعثت سے قبل بھی اس قدر نمایا تھا کہ کفار و مشرکین بھی آپ ﷺ کو صادق اور امین مانتے تھے۔ معاشرے کی تمام برائیوں میں سرفہرست جھوٹ ہے۔ اسلام کی لغت کا سخت ترین لفظ "لعنت" ہے۔ قرآن پاک میں اس مستحق شیطان اور اس کے بعد مشرک، کافر اور منافق کو بتایا گیا ہے۔ لیکن کسی مومن کو کذب یعنی جھوٹ کے سوا اس کے کسی فعل کی بناء پر لعنت سے یاد نہیں کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹ ایسی برائی ہے کہ مسلمان سے بھی سرزد ہو تو اس کے لئے لعنت کی وعید ہے۔ ہمارے کشمیر اور خاص کر ہمارا گاؤں (کشنمبل) کا معاشرہ کئی قسم کی برائیوں میں مبتلا ہے۔ ذخیرہ اندوزی، چیزوں میں ملاوٹ، ناپ تول میں کمی،

آپس ہی میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش، لوٹ مار، ڈاکا، اور قتل و غارت، وعدہ خلافی، خیانت اور بددیانتی، چغل خوری، بہتان اور غیبت، رشوت اور جوا و سود، سوال یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح کیوں کر ہو؟ اس کا عملی جواب یہ ہے کہ سربراہانِ معاشرہ اپنے کردار کو درست کریں اور صرف ایک برائی کو چھوڑنے کی کوشش کریں تو معاشرہ بتدریج ان شاء اللہ اصلاح کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ آئیے اب رفعت خلق کی بلندی اخلاق کا تجربہ کر لیں اور اس حقیقت کو فراموش نہ کریں کہ صرف اخلاق کی اچھائی سے ہم معاشرے کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

غزالہ اختر قادری (سال اول) کشمیر انڈیا

شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حسن و حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

حسنین کریمین سے محبت کرنے والوں کے لئے جنت ہے اور بغض رکھنے والوں کے لئے جہنم ہے۔

ارم نوری (سال اول) مراد آباد
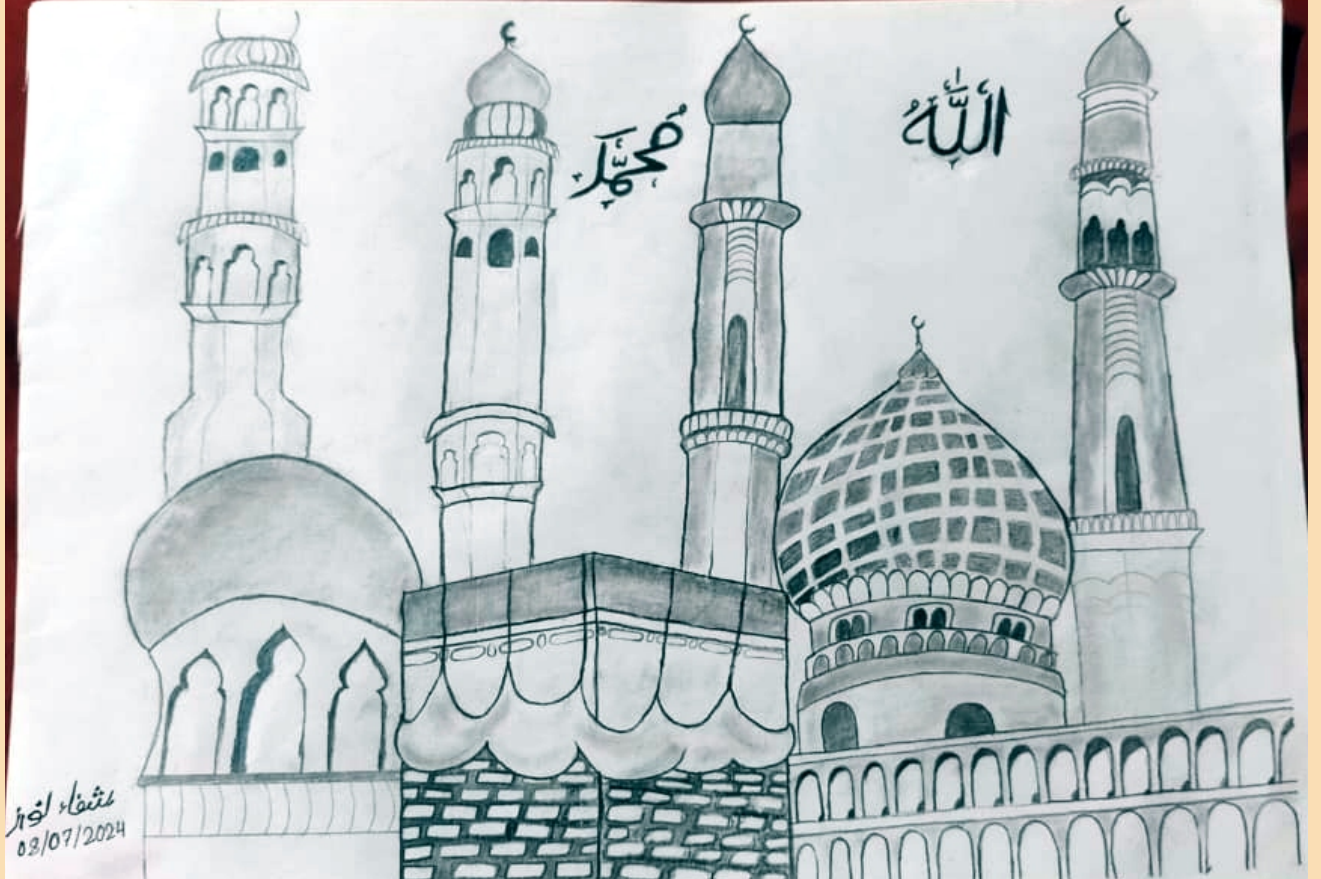
شفاء نواز (سال اول) کمرہٹی کولکاتا

آن لائن علم دین کی اہمیت و فضیلت

عائشہ پروین (سال پنجم فضیلت) گیا بہار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قال الله : اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ صدقه الله عظيم ○

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

قال رسول الله ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانُ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ان میں دین پر صبر کرنے والا انسان ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں انگارا پکڑے۔

علم دین کا سیکھنا فرض ہے۔ علم دین سیکھنے کے لئے شریعت کا جاننا ضروری ہے۔ اور شریعت کو سمجھنے کے لئے علم دین کا پڑھنا اور جاننا ضروری ہے۔

چونکہ ایک دور تھا کہ علم حاصل کرنا واحد ذریعہ مدرسہ تھا۔ بعض بچے جو مدارس میں نہیں پڑھ پاتے تھے وہ علم دین کی دولت سے محروم رہ جاتے تھے۔ لیکن اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے اب علم دین سیکھنا آسان سے آسان تر ہو گیا۔

یہ کس طرح؟ آن لائن کے ذریعہ:

معاشرہ یہ سمجھتا ہے کہ آن لائن علم دین حاصل کرنا نا ممکن ہے۔ وقت کو فقط ضائع کرنا ہے۔ اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ علم دین کا علم نہ ہونا سب سے بڑی خرابی ہے۔ اس میں بدلاؤ لانا بے حد ضروری ہے۔

علم دین کو اب آن لائن بھی حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ آپ (google,youtube) سے اپنے مسائل کو حل کر سکتی ہیں۔ اپنے سوالات کو بھی حل کر سکتی ہیں۔ علم دین کے ذریعہ صحیح اور غلط کا فرق کر سکتی ہیں اپنے بچوں کو علم دین کی نعمت سے صحیح راستہ دیکھا سکتی ہیں۔ آن لائن کے ذریعہ آپ مدارس کے ٹیچر سے پڑھ کر عالمہ فاضلہ بن کر معاشرے کو بہت کچھ سمجھا سکتی ہیں۔ آن لائن (Online) علم دین کی (Courses) شروع ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ عزوجل کی نعمت اور کتنی بڑی مہربانی ہے کہ ہم گھر بیٹھے علم دین سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپکو یہ عظیم تحفہ دیا ہے کہ آپ بھی علم دین کو حاصل کریں۔ اپنے ہزار کاموں سے وقت نکال کر علم دین کی طرف توجہ دیں۔ ذہن کو غیر کاموں سے ہٹا کر اپنے (Mobile) اور (Internet) کا صحیح صحیح استعمال کریں۔ آپ اس علم کے ذریعہ دنیا کے عذاب، قبر کے عذاب، محشر کے عذاب، پل صراط کے مشکل ترین حالات سے نجات پاسکتی ہیں۔ (Social Media) کے ذریعہ عوام کو بھی یہ درس دیں۔ تاکہ ثواب جاریہ ملے۔ اللہ عزوجل کی اس نعمت سے مالا مال ہوں۔

Raza Academy کے ذریعہ **ازہری آن لائن درس نظامی کورس (عالمہ/فاضلہ)** سے آپ علم دین حاصل کر سکتی ہیں۔

کچھ سوالات اوران کے جوابات

روحی خاتون (سال سوم) جھارکھنڈ

سوال (۱) حضور ﷺ سدرہ کے آگے اس کے بارے کچھ بتائیں گے؟

جواب (۱) اللہ ورسول کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال (۲) ایمان کیا ہے؟

جواب (۲) پیارے آقا نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر تمام فرشتوں اس کی تمام کتابوں اور اس کے سب رسول پر جملہ نبیوں پر اور اس کی ملاقات پر موت پر قیامت پر ایک دن قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے پر حساب، میزان، جنت، دوزخ پر ایمان لاؤ اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ اچھا، برا، کڑوا، میٹھا سب خدا کی طرف سے ہے۔

حوالہ (نزہۃ القاری جلد اول ص ۳۱۴)

سوال (۳) اسلام کیا ہے؟

جواب (۳) تم اسکی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور فرض نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنا، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے رکھو، اگر حیثیت ہو تو حج کرو عمرہ کرو جنابت سے غسل کرو، کامل (اچھے) طریقہ سے وضو کرو، یہی کامل اسلام ہے۔

سوال (۴) سب سے پہلے پانچ وقت کی نماز کس امت پر فرض ہوئی؟

جواب (۴) امت مصطفیٰ ﷺ پر۔

سوال (۵) جس براق پر حضور ﷺ لیلۃ المعراج میں سوار ہوئے تھے اس کا رنگ کیسا تھا؟

جواب (۵) اس براق کا رنگ سفید تھا اور گدھے سے اونچا اور گھوڑے سے نیچا تھا جہاں تک آپ کی نگاہ کام کرتی وہا تک میں ایک قدم طے کرتا تھا۔ (شان حبیب الرحمٰن ص ۹۲)

سوال (۶) حضور ﷺ کس تاریخ کو معراج کے لئے تشریف لے گئے؟

جواب (۶) رجب کی ستائیسویں شب اور رات کے آخری حصہ میں معراج کے لئے تشریف لے گئے۔

سوال (۷) اصحاب فیل کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب (۷) حضور ﷺ کی پیدائش سے پچپن ۵۵ روز قبل

سوال (۸) حضور ﷺ کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب (۸) والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تھا۔

روحی خاتون (سال سوم) جھارکھنڈ

ازھری آن لائن درس نظامی کورس
Azhari Online Dars-E-Nizami Course
Since 2020
RAZA ACADEMY KOLKATA

بسم اللہ الرحمن الرحیم
Q U R A N
کورس: ازھری آن لائن درس نظامی کورس
نام: محمد اکرام واڈیہ
جماعت: اولی
ادبی صنف: محمد توفیق المصطفی رضوی ازہری
[منفصہ] سبق کا عنوان: "علم دین سیکھنے سکھانے کی فضیلت"
حدیث: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ"
"علم وہ نہیں جو آپ نے سیکھا ہے
علم تو وہ ہے جو آپ سے
عمل و کردار سے ظاہر ہو!!!"
786
92

①

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کورس: ازھری آن لائن درس نظامی کورس
نام: محمد اکرام واڈیہ
جماعت: اولی
ادبی صنف: محمد توفیق المصطفی رضوی ازہری
[منفصہ] سبق کا عنوان: "علم دین سیکھنے سکھانے کی فضیلت"
حدیث: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ"
"علم وہ نہیں جو آپ نے سیکھا ہے
علم تو وہ ہے جو آپ سے
عمل و کردار سے ظاہر ہو!!!"
786
92

②

Page: 1
كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ يُبْدَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ہر نیک جائز کام سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ
علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معظم بخاری شریف میں ہے: "تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔"
عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

③

Page: 2
شرحِ حدیث
قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث و فقہ سیکھنا سکھانا، صوفیائے کرام کا اسرار و رموز قرآن بسلسلہ طریقت سیکھنا سکھانا سب قرآن ہی کی تعلیم ہے صرف الفاظ قرآن کی تعلیم مراد نہیں، لہذا یہ حدیث فقہاء کے اس فرمان کے خلاف نہیں کہ فقہ سیکھنا تلاوت قرآن سے افضل ہے کیونکہ فقہ احکام قرآن ہے اور تلاوت میں الفاظ قرآن چونکہ کلام اللہ تمام کلاموں سے افضل ہے لہذا اس کی تعلیم تمام کاموں سے بہتر اور اسرار قرآن الفاظ قرآن سے افضل ہیں کہ الفاظ قرآن کا نزول حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک پر ہوا اور اسرار و احکام کا نزول حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر ہوا۔ تلاوت سے علم فقہ افضل ہے رب تعالی فرماتا ہے لہذا عالم عابد سے افضل ہے آدم علیہ السلام عالم تھے فرشتے عابد مگر حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام افضل مسجود ہے۔
"وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ"
"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے پوری توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

④

⑥

⑤

⑧ ⑦

محسنہ اکرام واڈریہ (سال اول) گجرات

Azhari Online Darse Nezami Course (Aalim / Aalima)

For Male & Female

Under: Raza Academy Kolkata

- Duration: 4 years
- Days of Class:Monday,Tuesday,Wednesday & Thursday (Weekly 4 days)
- Admission Fees: Rs. 1500
- Monthly Fees:Rs. 1000
- Language: Course available in Urdu with Arabic.
- Syllabus: Provide pdf books of All subjects after admission.

Get Aalim/Aalima Certificate after this Course.

Get Best Education

For Admission:+919681746810 (WhatsApp)

Course Benefits:

- You will be able to learn & understand most of the Arabic Grammar,Qur'an, Hadees & Fiqh Properly.
- In the end of the course you will be able to read, write and understand Arabic fluently InShaAllah.
- You will learn basic spoken Arabic.
- This course will be useful for giving Islamic Knowledge to the people and working as a teacher in Arabic field in any Madrasa,School or College.
- You will start understanding & translating most of the Arabic of Qur'an & Hadith.
- Knowledge of Qur'anic Arabic will make you more Allah Fearing ,Pious & Religious.
- And Many More.......

Please share with others and invite more people to learn the Qur'an,Hadees,Fiqha and many more.

اللہ اللہ تیرا سجدہ اے شبیہ مصطفیٰ
جیسے خود ذاتِ پیمبر ہو بہ ہو سجدے میں ہے

تھا عمل پیرا جو "کَلَّا لَا تُطِعْهُ" پر وہ آج
بن کے "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" کی آرزو سجدے میں ہے

RAZA ACADEMY KOLKATA

یہ شرف کس کو ملا تیرے علاوہ بعدِ قتل
سر ہے نیزے کی بلندی پر لہو سجدے میں ہے